

فصل ۱ صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت

(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم ہدایت پر تھے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ
وَإِنْ كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ

تحقیق کہ اللہ نے مومنوں پر احسان کیا کہ ان کے درمیان انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا اور وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (آل عمران: ۱۶۳)

آخر یہ مومنین کون تھے جن کے پاس اللہ کے رسول ﷺ براہ راست تشریف لائے تھے؟ یقیناً وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جو انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے“۔ اللہ کے رسول ﷺ ہی ان کے استاذ تھے۔ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ”کتاب و حکمت“ کے معنی ہے کہ قرآن اور حدیث“۔ (تفسیر ابن کثیر: آل عمران: ۱۶۳) یہی وجہ ہے کہ ہم نبوت کی مہک کو ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال سے پاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جب کہ وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے“۔ اس آیت میں اللہ نے گواہی دی کہ اللہ کے رسول ﷺ کے آنے کے بعد وہ لوگ ہدایت پر آ گئے۔ (تفسیر ابن کثیر: آل عمران: ۱۶۳)

(۲) صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان اور اتباع رسول ﷺ پر گواہی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا
وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ
وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ
إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرُؤُوفٌ رَّحِيمٌ

ہم نے اسی طرح تمہیں عادل امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ اور رسول ﷺ تم پر گواہ ہو جائیں جس قبلہ پر تم پہلے سے تھے اسے ہم نے صرف اس لئے مقرر کیا تھا کہ ہم جان لیں کہ رسول کا سچا تابعدار کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے، گویہ مشکل کام ہے مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں) اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کو ضائع نہ کرے گا، اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت کرنے والا ہے۔ (بقرہ: ۱۴۳)

لفظ ”وسط“ کا معنی ہے سب سے بہتر اور باعزت۔ (جیسا کہ امام ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں ذکر کیا ہے)۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے دو دوھیال یا خیمیاں میں، جو انصار سے تھے ان کے ہاں اترے اور آپ ﷺ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ ﷺ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی، عصر کی نماز تھی اور آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔ (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے۔ (صحیح بخاری: ۳۸)

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ رب العالمین نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جانچا تا کہ یہ جان لے ”کہ رسول کا سچا تابع کون ہے اور کون ہے جو اپنی ایڑیوں کے بل پلٹ جاتا ہے“۔ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس امتحان میں کامیاب ہو گئے کیونکہ وہ حقیقت میں ایمان والے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”مگر جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے (ان پر کوئی مشکل نہیں)“۔ یہ آیت صحابہ رضی اللہ عنہم کے سچے مومن ہونے کی گواہی دیتی ہے۔

(۳) الف۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایمان کامل،

ب۔ باہمی رحم و کرم، ج۔ عبادت گزاری، د۔ خلوص وللہیت کی دلیل

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ
تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ
وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا

محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں، تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی تلاش میں ہیں ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدے کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور یہی مثال انجیل میں ہے مثل اس کھیتی کے جس نے اپنا پٹھا نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے۔ ان ایمان والوں اور نیک اعمال والوں سے اللہ نے بخشش کا اور بہت بڑے ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ (فتح: ۲۸-۲۹)

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پچھلے انبیاء کی کتابوں میں موجود صحابہ رضی اللہ عنہم کی صفات کا تذکرہ کیا ہے۔ آج کئی ایسے لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ صحابہ ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ جب کہ یہ کھلا جھوٹ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ صفت بیان کی ہے کہ وہ ”آپس میں رحم دل ہیں“۔ اور ان کا اس طرح سے تذکرہ ان کے خود آنے سے پہلے ہی تورات اور انجیل میں کر دیا گیا ہے۔ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ ہر مشکل اور آسان میں ساتھ ساتھ تھے جس کے لئے انہوں نے اپنے رشتہ داروں، قبیلوں اور تمام عرب سے دشمنی لے لیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے“۔ امام مالک رحمہ اللہ نے اسی آیت کی بنیاد پر روافض کو کافر کہا ہے۔ کیونکہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے نفرت کرتے ہیں۔ امام مالک کہتے ہیں ”کیونکہ وہ ان کو دیکھ کر چڑتے ہیں۔ اور جو صحابہ سے چڑے تو وہ اس آیت کی مناسبت سے کافر ہے۔ اکثر علماء نے اس بات میں امام مالک کی موافقت کی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

(۴) ((رضی اللہ عنہم)) اور ((علم مافی قلوبہم)) کے الفاظ میں صحابہ کی صداقت وعدالت پر

اللہ کی گواہی

لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ

یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا۔ (فتح: ۱۸-۱۹)

قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَنِي جَابِرٌ

كَانُوا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً الَّذِينَ بَايَعُوا النَّبِيَّ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ

سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ مجھ سے جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ”جن لوگوں نے حدیبیہ کے روز نبی ﷺ سے بیعت کی وہ پندرہ سو صحابہ تھے۔“ (بخاری: ۳۹۲۳: المغازی: غزوۃ الحبیبہ)

اوپر کی آیت میں اللہ رب العالمین نے واضح کیا کہ ”یقیناً اللہ تعالیٰ مومنوں سے راضی ہو گیا جب کہ وہ درخت تلے آپ سے بیعت کر رہے تھے۔“ آخر وہ کون لوگ تھے جن سے اللہ راضی ہوا؟ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی تھے۔ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب کہ اللہ کے رسول ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جنگ پر بیعت لی۔ کتنے صحابہ نے بیعت کی؟ پندرہ سو صحابہ کرام تھے جیسا کہ صحیح بخاری کی روایت وضاحت کرتی ہے۔ اور ان پندرہ سو صحابہ کے بارے میں اللہ نے واضح کیا کہ ”اللہ ان سے راضی ہو گیا۔“ اور جب اللہ ان سے راضی ہے تو کیا ہم ان سے ناراض ہو سکتے ہیں؟ بالکل نہیں، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صحابہ بعد میں اسلام سے پھر گئے تھے۔ (نعوذ باللہ) اگر ایسا تھا تو اللہ نے یہ کیوں کہا کہ ”ان کے دلوں میں جو تھا اسے اس نے معلوم کر لیا۔“ کیا اللہ نہیں جانتا تھا کہ کس سے راضی ہو؟ اور اللہ جس سے محبت کرتا ہے اس سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے۔

(۵) مہاجرین اور انصار کے اخلاص کا ذکر اور ان کا نبی ﷺ کی مدد اور ایثار کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ . وَالَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(فنے کا مال) ان مہاجر مسکینوں کے لئے ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے نکال دیئے گئے ہیں وہ اللہ کے فضل اور اس کی رضامندی کے طلب گار ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں یہی راست باز لوگ ہیں، اور ان کے لئے جنہوں نے اس گھر میں اور ایمان میں ان سے پہلے جگہ بنالی ہے اور اپنی طرف ہجرت کر کے آنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور مہاجرین کو جو کچھ دے دیا جائے اس سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہیں رکھتے بلکہ خود اپنے اوپر انہیں ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت حاجت ہو (بات یہ ہے کہ) جو بھی اپنے نفس کے بخل سے بچایا گیا وہی کامیاب اور بامراد ہے۔ (حشر: ۵۹: ۷-۸)

(۶) تمام مہاجرین جنتی ہیں

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِمَقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ

یقیناً مہاجر فقراء جنت میں امیروں سے پانچ سو سال پہلے داخل ہوں گے۔ (اس حدیث میں مہاجرین چاہے مالدار ہوں یا فقیر دونوں کیلئے جنت کی بشارت موجود ہے)

(ابن ماجہ: ابوسعید رضی اللہ عنہ) (حسن: ضعیف الجامع: ۱۸۸۶) (صحیح ابن ماجہ: ۳۳۲۷: حسن)

(۷) انصار کی فضیلت

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

(احمد، متفق علیہ، نسائی: انس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۱۵)

انصار سے محبت کرنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

اب ہم اپنے ایمان کا اندازہ کر لیں دل میں نفاق ہے یا ایمان۔

(۸) وہ دس صحابہ جنہیں جنت کی بشارت دی گئی

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ
وطلحة في الجنة والزبير في الجنة وعبد الرحمن بن عوف في الجنة
وسعد في الجنة وسعيد في الجنة وأبو عبيدة بن الجراح في الجنة

ابوبکر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عمر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، عثمان رضی اللہ عنہ جنت میں اور علی رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔

طلحہ رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور زبیر رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں، سعد رضی اللہ عنہ اور سعید رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں اور

ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنت میں ہیں۔ (احمد، الضیاء، سعید بن زید رضی اللہ عنہ) (ترمذی: عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۰: صحیح)

(۹) تمام لوگوں میں سب سے بہتر صحابہ ہیں جن کی عدالت خود نبی ﷺ نے بیان کی ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أَدْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا
ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ
وَيَنْذَرُونَ وَلَا يُقَوْنَ وَيُظْهَرُ فِيهِمُ السَّمَنُ

سب سے بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں عمران کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ آیا اس کے بعد ایک زمانہ کا ذکر کیا یا دو زمانوں کا یا

تین کا پھر فرمایا: یقیناً تمہارے بعد کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو گواہی دیں گے جب کہ ان سے گواہی طلب بھی نہیں کی جائے گی وہ خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے نذر

مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان میں موٹا پاٹا ظاہر ہو جائے گا۔ (بخاری: ۳۳۵۰، المناقب: فضل اصحاب النبی - اسی طرح مسلم میں ہے)

(۱۰) صحابہ کی نیکی اور غیروں کی نیکی کے درمیان فرق

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ

تم میرے صحابہ کو گالی نہ دینا اگر کوئی شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تب بھی وہ ان کے ایک مد یا آدھا صدقہ کے برابر نہیں پہنچے گا۔

(یعنی نہ کوئی شخص احد پہاڑ برابر سونا خرچ کر سکتا ہے اور نہ صحابہ کے مقام کو پہنچ سکتا ہے)

(احمد، متفق علیہ، ابوداؤد، ترمذی: ابوسعید رضی اللہ عنہ) (مسلم: ابن ماجہ: ابوبریرہ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۷۳۱۰: صحیح)

(۱۱) صحابی کو گالی دینے کا گناہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

جو شخص میرے صحابہ کو گالی دے تو اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ عام لوگوں کو گالی دینا فسق اور صحابہ کو گالی دینا لعنت کا سبب ہے اس شخص سے برا کون

ہوگا جس پر اللہ اس کے فرشتے اور دنیا کے تمام لوگ لعنت کریں دوسری بات یہ کہ صحابہ لعنت سے محفوظ ہیں۔

(طبرانی: ابن عباس رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۲۸۵، حسن)

(۱۲) صحابہ کا اس دنیا سے چلا جانا امت کے لئے ایک بڑی مصیبت ہے

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

النُّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تَوَعَّدُ

وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَى أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ

وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ

تارے آسمان کے لئے بچاؤ ہیں جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی اور میں اپنے صحابہ کے لئے بچاؤ ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر بھی وہ آجاوے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میرے صحابہ میری امت کے لئے بچاؤ ہیں جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ آجائے گا جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔

(احمد، مسلم: ابویوسف رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۸۰۰، صحیح)

فصل ۲ صحابہ رضی اللہ عنہم کے منہج کی پیروی کی فضیلت

(۱) صحابہ رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ہی قیامت تک کے لئے میزان ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ

جیسا تم ایمان لائے ہو اگر وہ لوگ بھی ایمان لے آئیں تو وہ ہدایت پا جائیں گے۔ اور اگر وہ اعراض کریں تو دشمنی (خلاف) میں ہیں۔ (بقرہ: ۱۳۷)

(۲) مہاجرین اور انصار کی فضیلت اور اس شخص کی فضیلت جو بھلائی کے ساتھ صحابہ کی اتباع کرے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ

خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

جو مہاجرین اور انصار سابق اور مقدم ہیں اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کے پیرو ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے اور اللہ نے ان کے لئے ایسے باغ مہیا کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جن میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔ (توبہ: ۱۰۰)

(۳) مومنوں کا راستہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ

نُؤَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

جو شخص ہدایت کا راستہ واضح ہو جانے کے بعد بھی رسول (ﷺ) کی مخالفت کرے اور تمام مومنوں کی راہ چھوڑ کر چلے، ہم اسے ادھر ہی متوجہ کر دیں گے جدھر وہ خود متوجہ ہوا، اور اسے دوزخ میں ڈال دیں گے اور وہ پہنچنے کی بہت ہی بری جگہ ہے۔ (نساء: ۱۱۵)

(۴) جس پر صحابہ متفق ہو جائیں وہی خیر ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ

فَوَجَدَ قَلْبَ مُحَمَّدٍ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ فَاصْطَفَاهُ لِنَفْسِهِ فَأَبْتَعَنَهُ بِرِسَالَتِهِ

ثُمَّ نَظَرَ فِي قُلُوبِ الْعِبَادِ بَعْدَ قَلْبِ مُحَمَّدٍ فَوَجَدَ قُلُوبَ أَصْحَابِهِ خَيْرَ قُلُوبِ الْعِبَادِ

فَجَعَلَهُمْ وَرَاءَ نَبِيِّهِ يُقَاتِلُونَ عَلَى دِينِهِ فَمَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ

وَمَا رَأَوْا سَيِّئًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ سَيِّئٌ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بندوں کے دلوں کو دیکھا تمام بندوں کے دل میں سے محمد (ﷺ) کے دل کو سب سے بہترین پایا، پس آپ کو اپنے لئے چن لیا اور آپ کو اپنی رسالت دے کر بھیجا پھر اپنے بندوں کے دل کو دیکھا تو صحابہ کے دل کو تمام بندوں میں سب سے بہتر پایا، تو انہیں اپنے نبی کا وزیر بنایا جو ان کے دین پر قتال کرتے ہیں تو یہ مسلمان جسے بہتر خیال کریں وہ اللہ کے پاس بہتر ہے اور جسے وہ برا خیال کریں وہ اللہ کے نزدیک برا ہے۔

(احمد، ۳۴۱۸) (حسن، الضعیف: ۵۳۳ ج ۲ ص ۱۷)

(۵) ناجی فرقہ کی علامت

اللہ کے رسول (ﷺ) نے فرمایا:

تَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً

قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟

قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

میری امت تہتر فرقوں پر بٹے گی سب کے سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! وہ کون سی جماعت ہے؟ اللہ کے رسول (ﷺ) نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہوگی۔ (ترمذی: ابن عمرو رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۵۳۳۳)

۳ خاتمہ

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ

وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ

اور جو لوگ ان کے بعد آئے وہ کہتے ہیں، اے ہمارے رب تو ہماری اور ہمارے ان بھائیوں کی جو ہم سے ایمان میں سبقت کر گئے ہیں۔ اور تو ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کینہ نہ رکھنا۔ اے ہمارے رب! بے شک تو مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔ (سورہ ہشر: ۵۹)